السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند کا بھائی ہر وقت ہمارے گھر میں ہی رہتا ہے یا پھر خاوند سے ٹیلی فون پر بات چیت کرتا رہتا ہے یا اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر لے جاتا ہے۔ میرے خاوند کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کرسکتا اور یہ معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ میں اب اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے خاوند کو میری اور اولاد کی ذمہ داری سے دور ہٹا رہا ہے۔ ہم اپنی اولاد کے ساتھ اچھی بھلی زندگی بسر کررہے ہیں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ اپنی اولاد کےلیے جو چاہوں کروں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میرا خاوند میرے ساتھ ہو لیکن اس کا بھائی اسے ہمارے لیے فرصت ہی نہیں دیتا اور جب ہم کہیں جائیں تو وہ ٹیلی فون پر اسے تلاش کرلیتا ہے۔ اس وجہ سے میرے اور خاوند کے درمیان جھگڑا بھی ہوچکا ہے۔ اس کے خیال میں میرے لیے کسی بھی کام میں نہ کرنا آسان ہے کیونکہ میں اسے معاف کردیتی ہوں اور کچھ نہیں کہتی لیکن وہ اپنے بھائی کے سامنے انکار نہیں کرسکتا کیونکہ اس کی بناء پر وہ اس سے ایک طویل عرصہ تک ناراض ہوجائے گا۔

خاوند کےلیے واجب تو یہ ہے کہ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ ہماری ازدواجی زندگی اچھی رہے تو وہ ہمارے ساتھ زیادہ تعلقات رکھنے نہ کہ اپنے بھائی کے ساتھ۔ ایک مسلمان عورت ہونے کے ناطے کیا میں اس سے اپنے حقوق سے بھی زیادہ کا مطالبہ کررہی ہوں؟ یا کہ اسے اپنے بھائی کی سوچ ہم سے بھی پہلے آنی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ شوہر کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اس کی اولاد کی تعلیم وتربیت اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا واجب کیا ہے ی اور اس پر یہ بھی واجب کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرتا ہو اس کے ساتھ اچھے اچھے طریقے سے بودوباش رکھے ان سب مسائل میں کسی بھی قسم کی کمی وکوتاہی پر اللہ تعالیٰ روز قیامت اس سے بازپرس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا قوا أَنفُسَكُم وَأَهليكُم نارًا وَقودُهَا النّاسُ وَالحِجارَةُ عَلَيها مَلـٰئِكَةٌ غِلاظٌ شِدادٌ لا يَعصونَ اللَّهَ ما أَمَرَهُم ‌ ٦ ... سورة التحريم

"اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔"

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے انداز میں بودوباش اختیار کرو۔" النساء: 19

دوسری بات یہ ہے کہ خاوند پر ضروری ہے کہ وہ ایسی کسی بھی چیز کو اپنی زندگی میں داخل نہ ہونے دے جو اس کے اور اس کے اہل وعیال کی ضروریات میں دخل انداز ثابت ہو مثلاً کوئی ایسا مسلسل عمل یا کوئی ایسی دوستی جو اس کا وقت ضائع کرے یا پھر کوئی قریبی رشتہ دار جو اس کا وقت لے اور اس کے گھریلو معاملات میں بھی دخل اندازی کرے۔ مسلمان اس دور میں تو اتنا وقت بھی نہیں نکال سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ اعمال کو ہی بجا لائے تو پھر اس پر یہ کس طرح آسان ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے اس وقت کو کسی دوسرے کے ساتھ بلاحساب ہی ضائع کرتا پھرے۔

تیسری بات یہ ہے کہ بیوی کےلیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند اور اس کے گھر والوں میں تفریق نہ ڈالے اور یہ بھی اس کے لائق نہیں کہ وہ ان کے بار بار آنے یا پھر خاوند سے ملنے کےلیے آنے پر جھگڑا کھڑا کردے، لیکن اگر یہ عمل خاوند کے واجبات پر اثر انداز ہو تو پھر ایسا ہوسکتا ہے اور والد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد پر کسی کو بھی ترجیح نہ دے نہ تو اپنے بھائی کو اور نہ ہی کسی اور قریبی کو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ہم اپنی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ نرم رویہ رکھے اور بھائی کے ساتھ تعلقات کے معاملے میں اس کے سامنے جھگڑا نہ کرے اور اپنی اولاد کے ذہنوں میں بھی اسکے بارے میں بغض اور ناپسندیدگی پیدا نہ کرے اور جب خاوند میں کوئی نقص دیکھے کہ وہ شرعی واجبات میں کوتاہی سے کام ل رہا ہے تو اسے احسن انداز میں سمجھائے اور اس میں کسی بھی قسم کی شدت نہیں ہونی چاہیے اور اگر ضرورت پیش آئے تو اس میں بھی اشاروں کنایوں کے ساتھ ہی بات کرے نا کہ صراحت کے ساتھ۔ ہمارے خیال میں ایسے حالات میں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے دیگر گھر والوں کے ساتھ اچھے تعلقات میں دیکھتا ہے تو اپنی بیوی سے بھی احسن انداز میں پیش آتا ہے۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق